محترم جناب مفتیان جامعہ دار العلوم کراچی۔

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام

سوال: مفتی صاحب۔ ایک مسنون دعا کے بارے میں تحقیق مطلوب ہے۔
حضرت علی رض فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک مکاتب آیا
اور کہا کہ میرے پاس مال نہیں ہے بدل کتابت ادا کرنے سے
عاجز ہوں میری مدد کیجئے۔ حضرت علی رض نے فرمایا: کیا میں
تمہیں ایسی دعا نہ بتادوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سکھائی ہے۔ اگر تم پر ثبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض
ہوگا تو حق تعالیٰ ادا کردینگے۔ وہ دعا یہ ہے۔

"اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی
بفضلک عمن سواک" (ترمذی حدیث نمبر ۳۵۶۳)

یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

مفتی صاحب۔ اس دعا کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف کرنا درست ہے یا نہیں؟

ہمارے ایک محترم دوست نوجوان عالم دین جسکو اللہ تعالیٰ نے علوم
حدیث میں مہارت عطا فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس روایت میں
ایک راوی عبدالرحمن ابن اسحاق ضعیف ہے فضائل کے باب میں
گنجائش ہے لیکن اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
نہ کرے۔ اور نہ اس اعتقاد کیساتھ عمل کرے کہ یہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

دار الافتاء 95/235

مفتی صاحب۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس روایت کی نسبت
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرنا درست نہیں اور نہ اس اعتقاد سے
عمل کرنا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو اس روایت کو
بیان کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ (جزاک اللہ)

جہاں تک ہمارے اکابر علمائے دیوبند نے اس روایت کو نقل کیا ہے
تو وہاں تو ان دو شرائط کا ذکر نہیں کیا، بلکہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے نقل کیا ہے۔
براہ کرم تحقیقی جواب دیکر بندہ کی الجھن دور فرمائیں

مستفتی: ابو خباب
پتہ - محمد شاہد موٹر سائیکل ایجنسی سیاب روڈ
ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

مذکورہ روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ کے علاوہ کئی دیگر محدثین کرام نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسندِ احمد میں، حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ نے الدعوات الکبیر میں، حضرت عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ نے زیادات المسند (ج ۱: ص ۱۵۳) میں وغیرہ۔ تاہم یہ بات بھی درست ہے کہ اس روایت کی سند میں ایک راوی عبد الرحمٰن بن اسحاق القرشی الواسطی ہے جنکی تضعیف کی گئی ہے۔ لیکن اسکے باوجود بہت سے محدثین کرام نے اسکی تصحیح اور تحسین بھی فرمائی۔ مثلاً خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد "حسن غریب" فرماکر اپنی مخصوص اصطلاح میں اسکی تحسین فرمائی، حضرتِ حاکم رحمہ اللہ نے مستدرکِ حاکم میں اسے روایت کرنے کے بعد فرمایا یہ روایت صحیح الاسناد ہے ﴿هذا حديث صحيح الإسناد﴾ حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس تصحیح کو برقرار رکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بڑے بڑے محدثین گرامی کے علاوہ، ہمارے بہت سے اکابر کرام بھی اس دعا کو قرض کی ادائیگی میں آسانی کی غرض سے پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اس لئے مذکورہ غرض سے یہ دعا پڑھنا جائز ہے۔

أخبرنا إبراهيم بن عصمة بن إبراهيم ثنا أبي ثنا يحيى بن يحيى أنبأ أبو معاوية ثنا عبد الرحمن بن إسحاق القرشي عن سيار أبي الحكم عن أبي وائل قال جاء رجل إلى علي فقال أعني في مكاتبتي فقال * ألا أعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صبير دينا لأداه الله عنك قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك هذا حديث صحيح الإسناد و لم يخرجاه [المستدرك – 1/ 537]

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أخبرنا يحيى بن حسان حدثنا أبو معاوية عن عبد الرحمن بن إسحق عن سيار عن أبي وائل عن علي رضي الله عنه : أن مكاتبا جاءه فقال إني قد عجزت عن كتابتي فأعني قال ألا أعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه و سلم لو كان عليك مثل جبل ثبير دينا أداه الله عنك ؟ قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمن سواك قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب [سنن الترمذي 5/ 560]

ألا أعلمك كلمات لو كان عليك مثل جبل صير دَيْنًا أداه الله عنك قال قل اللهم اكفنى بحلالك عن حرامك واغننى بفضلك عمن سواك (أحمد ، والترمذى – حسن غريب – والحاكم عن على)أخرجه أحمد (1/153 ، رقم 1318) ، والترمذى (5/560 ، رقم 3563) وقال : حسن غريب . والحاكم (1/721 ، رقم 1973) .[جامع الأحاديث 5/ 481]

واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲ /جمادی الثانیہ ۱۴۴۳ قمری

16/جنوری/2022 شمسی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳ /جمادی الثانیہ ۱۴۴۳ قمری

17/جنوری/2022 شمسی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۹۵/۲۳۵۱

مفتی